

20983-زنا کی سزائیں اور اس سے بچنے کی کیفیت

سوال

مشکل یہ ہے کہ میں ایک تیس سالہ جوان ہوں اور انیس برس کی لڑکی سے تعارف ہوا لڑکی خود ہی تمام وسائل اور قابل ذکرات چیت کے بغیر میرے قریب ہوئی، میں اسے اپنے فلیٹ میں لے گیا اور اس دسیوں بار جماعت کرچکا ہوں بالاخر چانگ مجھے موت اور اس کے قرب کا احساس ہوا جس کی بنا پر توبہ کا ارادہ کیا اور اپنے والد کے پاس جا کر شادی کرنے کا کہا۔ اور بفضل والد صاحب نے ایک نیک اور صالح اور اچھے خاندان کی لڑکی سے شادی کر دی میری بیوی ایک وفا شعار بیوی ثابت ہوئی ہے شادی میں میری بھی یہی کوشش تھی کہ کوئی نیک اور صالحہ خاتون مل جائے تو اللہ تعالیٰ نے ایک جلیل القدر مولانا کی بیٹی کو میری بیوی بنا دیا۔

لیکن میں اب تک ایک مشکل کا شکار ہوں باوجود اس کے کہ شادی کو ڈیڑھ برس سے بھی زائد گزر چکا ہے اور سب لوگوں کی نظر میں یہ شادی ایک کامیاب شادی گزر رہی ہے۔ مجھے اپنی اس سابقہ محبوبہ کے بارہ میں مشکل درپیش ہے کہ میں آج تک اسے چھوڑ نہیں سکا صرف اتنا ہے کہ شادی سے لے کر آج تک میں نے اسے چھوا تک نہیں اور نہ ہی اسے اپنے قریب ہی آنے دیا ہے لیکن یہ ممکن نہیں ہو سکا کہ میں اس سے ٹیلی فونک رابطہ بھی منقطع کر لوں

دن میں جب تک میں اسے ایک بار ٹیلی فون نہ کر لوں میرا گزارا نہیں ہوتا اور میں آپ کو صراحت سے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس کے ساتھ ٹیلی فون پر بات چیت کے دوران میں اس کے لیے مشت زنی بھی کرتا ہوں، میں نفساتی طور پر اس لڑکی میں گھر چکا ہوں جو اب میرے ذہن پر سوار ہو چکی ہے وہ مجھے ملنے کے لیے اتنی کوشش نہیں کرتی جتنی میں اس کے لیے کرتا ہوں لیکن جب میں اسے حاصل کر لیتا ہوں اسے چھونے سے ڈرتا ہوں کہ کہیں زنا کاری میں نہ پڑ جاؤں۔

میرے لیے صرف ایک نفسیاتی مشکل ہے کہ میں اپنے آپ کو کس طرح اس لڑکی سے قطعی طور پر علیحدہ اور دور رہنے پر راضی کروں؟ باوجود اس کے کہ میری بیوی اس سے کئی درجہ خوبصورت اور افضل ہے اور میری عفت کے لیے صراحتاً کوئی کوشش نہیں کرتی۔

میں اپنے آپ سے مایوس ہو چکا ہوں مجھے کچھ پتہ نہیں چل رہا کہ میں اپنی حالت کی اصلاح کس طرح کروں باوجود اس کے میرے سب دوست و احباب میرے بارہ میں یہ کہتے ہیں کہ یہ اچھے دل کا مالک اور لوگوں کے لیے اچھائی اور بھلائی پسند کرتا ہے۔

لوگوں کے مصائب پر بہت ہی زیادہ آنسو بہانے اور محسوس کرنے والا ہے، میں لوگوں کے لیے ان سے بھی محبت اور پوری سعادت کے ساتھ زیادہ سے زیادہ بھلائی چاہتا ہوں اور انہیں علم بھی نہیں ہوتا یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول پر عمل کرنے کے لیے کرتا ہوں (اور وہ شخص جو چھپا کر صدقہ کرتا ہے حتیٰ کہ اس کے بائیں ہاتھ کو علم نہیں ہوتا کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے)۔

آپ میرا تعاون فرمائیں تاکہ میں اپنے آپ کو راضی کر کے ایک صالح اور اچھا انسان بن سکوں۔

پسندیدہ جواب

بم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کے غموں اور پریشانیوں کو دور فرمائے آمین، آپ کے سوال کے جواب میں ہم مندرجہ ذیل نقاط پیش کرتے ہیں:

1- آپ کا شادی کرنے کے ساتھ شیطانی راستہ منقطع کر دینا لائق تحسین اور شکر کے لائق ہے اور ان شاء اللہ آپ کی خیر و بھلائی پر دلالت کرتا ہے۔

2- آپ کو اپنی توبہ میں سچا ہونے اور اپنے گناہوں کو نیکیوں میں بدلنے کے لیے ضروری ہے کہ آپ اس پہلی عورت کے بارہ میں سوچنا ہی ترک کر دیں، اور یہ بھی ضروری ہے کہ آپ شیطانی راستہ پر چلنے سے بھی گریز کریں اور اس کی سوچ ہی اپنے ذہن سے نکالیں چہ جائیکہ اس سے ٹیلی فون پر بات چیت اور پھر ملاقاتیں اور پھر اس سے بھی بڑھ کر جرم کرنا!

3- جب آپ کو موت کی سوچ نے پہلی عورت چھوڑنے اور شادی پر آمادہ کیا ہے تو ضروری ہے کہ اب آپ اس کے بارہ میں سوچنا بھی ترک کریں کیونکہ موت ایک بہت ہی بہتر واعظ ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ہر کسی کو تاجی کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دینے والے کام کے فاعل کے لیے اچھی نصیحت بن سکتی ہے۔

یہی ایک چیز ہے جو کسی کو تاجی کرنے والے کو عمل پر آمادہ کرتی ہے اور جبکہ موت نیکیاں لکھنا ختم کر دیتی ہے، یہی ہے جو منکرات اور برائیاں کرنے والے کو اس سے باز رہنے اور رکنے علم نہ ہونے والی چیز کو ترک کرنے پر آمادہ کرتی ہے کہ اعمال کا انجام تو اس کے اختتام کے ساتھ ہوتا ہے۔

آپ کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ آپ صرف ایک ہی چیز میں سوچیں کہ آپ جب اس لڑکی سے ٹیلی فون پر بات چیت کرتے ہوئے اس کے لیے مشت زنی کر رہے ہوں تو اگر اللہ تعالیٰ اسی حالت میں آپ کی روح قبض کر لے تو کیا ہوگا؟ اور پھر کیا ہوگا کہ اگر اس سے معاشرت اور غلط کاری کرتے ہوئے آپ کی روح قبض ہو جائے تو؟

ہمارے بجائی :

آپ اس بارہ میں سوچیں کہ جب قیامت کے دن لوگوں کو اٹھایا جائے گا تو کیا آپ اس پر راضی ہیں کہ آپ اپنی شرمگاہ کو ہاتھ میں پکڑے ہوئے اٹھیں؟

کیا آپ اس حالت اور اس میں کوئی فرق محسوس کرتے ہیں کہ آپ کو سجدہ یا پھر تلبیہ کہتے ہوئے اور یا پھر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے اٹھایا جائے؟

4- آپ نے جو صفات اپنے بارہ میں ذکر کی ہیں ان سے محسوس ہوتا ہے کہ آپ میں خیر و بھلائی بہت زیادہ پائی جاتی ہے، لہذا آپ اس کے اجر کو سوہ خاتمہ کے ساتھ ضائع ہونے سے بچائیں۔

آپ اپنے آپ کو ان فضائل کے اجر و ثواب سے اس طرح کے کبیرہ گناہ کے ساتھ محروم نہ کریں جو اللہ تعالیٰ کے غضب کا باعث بنتے ہیں۔

5- آپ کو شادی کوئی نقصان نہیں دیتی آپ تو شادی شدہ بلکہ ایک ایسی عورت سے۔ جیسا کہ آپ کہتے ہیں۔ جو پہلی لڑکی سے افضل اور خوبصورت بھی ہے تو پھر آپ اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیوں نہیں کرتے کہ اس نے ایک حلال چیز سے بدل ڈالا ہے جہاں آپ اپنی شہوت پوری کر سکتے ہیں؟

آپ اللہ تعالیٰ کی تقسیم کردہ حلال چیز پر راضی کیوں نہیں ہوتے؟

اس طرح کے حرام افعال میں آپ کے لیے گناہ بہت زیادہ ہے اگر آپ شادی شدہ نہ ہوتے تو کچھ اور بات تھی۔

آپ کنوارے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر نعمت کی ہے جس میں آپ حلال طریقے سے اپنی شہوت کو پورا کر سکتے ہیں، توجہ بھی آپ کو شیطان اس لڑکی کی سوچ میں ڈالے آپ اپنی بیوی کے پاس آئیں اور اس سے حاجت پوری کر لیں اور شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجائیں۔

6- اور ہم آپ کو سب سے بہتر وصیت کرتے ہیں کہ آپ زیادہ سے زیادہ دعا کرتے رہیں، رات کے آخری حصہ میں بیدار ہوں اور اپنے رب کے سامنے خشوع و خضوع کے ساتھ گریہ ذاری کرتے ہوئے دعا کریں اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سامنے ذلیل کریں اور اس سے اس بیماری سے نجات طلب کریں

اور آپ اللہ تعالیٰ سے دعا و التجا کریں اور اس کے سامنے گر گڑائیں اس لیے کہ وہ سب سے بہتر ہے جس سے سوال کیا جاسکتا ہے وہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے سچے بندوں کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا۔

7- کیا آپ کو علم ہے کہ آپ کا اس لڑکی کے متعلق سوچنا اور اس سے ٹیلی فون پر بات چیت اور ملاقات کرنے سے ممکن ہے کہ آپ کو شیطان پھر اسی طرف لے جائے جو آپ اس کے ساتھ پہلے کرتے رہے ہیں؟

میں امید رکھتا ہوں کہ آپ اپنے نفس کے دھوکہ میں نہیں آئیں گے کیونکہ صاحب شہوت کمزور ہوتا ہے، اور جو بھی شیطان لعین کے ساتھ پہلے قدم پر ہی چل نکلے تو وہ آخر تک اس کے پیچھے ہی چلتا رہتا ہے۔

لیکن آپ یہ علم میں رکھیں کہ آپ اس طرح اللہ جبار کو غضب دلا رہے ہیں، اور یہی نہیں بلکہ آپ شرک کے بعد اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نافرمانی میں بھی پڑ رہے ہیں۔
امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے :

میرے علم میں نہیں کہ قتل کے بعد زنا سے بڑا کوئی جرم اور گناہ ہوگا، اس کی دلیل میں مندرجہ ذیل حدیث پیش کی ہے :

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ سب سے بڑا کون سا ہے؟
نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: کہ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو شریک کرو حالانکہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔

عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے سوال کیا اس کے بعد کون سا ہے؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: کہ تو اپنے بچے کو صرف اس ڈر سے قتل کر دے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گا۔

عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا اس کے بعد کون سا گناہ بڑا ہے؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب تھا :

کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرے۔

تو اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق اپنی کتاب قرآن مجید میں بھی نازل فرمادی: فرمان باری تعالیٰ ہے :

{اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پرکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے اللہ تعالیٰ نے قتل کرنا حرام قرار دیا ہے وہ حق کے سوا قتل نہیں کرتے، اور نہ ہی وہ زنا کا ارتکاب کرتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا۔

اسے قیامت کے دن دوہرا عذاب دیا جائے گا اور وہ ذلت و خواری کے ساتھ ہمیشہ اسی عذاب میں رہے گا، سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک و صالح اعمال کریں، ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے، اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور مہربانی کرنے والا ہے {الفرقان (68-70)۔

آپ کو یہ بھی علم ہونا چاہیے کہ زنا کا نفس پر اثر انداز ہونا ایک یقینی چیز ہے۔

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے :

زنا ایک ایسی چیز ہے جو ہر قسم کے شر کو جمع کر لیتا ہے اور زانی شخص میں قلت دین، ورع و تقویٰ کا خاتمہ، مروءت میں فساد، قلت غیرت، بھی پائی جاتی ہے۔

﴿وہ جن کی جانہیں فرشتے اس حالت میں قبض کرتے ہیں کہ وہ پاک صاف ہوں کہتے ہیں کہ تمہارے لیے سلامتی ہی سلامتی ہے اپنے ان اعمال کے بدلے تم جنت میں داخل ہو جاؤ جو تم کرتے رہے ہو﴾ النحل (32)۔

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے کچھ اس طرح فرمایا :

﴿اور وہاں کے نگہبان ان سے کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو، تم خوشحال رہو تم اس میں ہمیشہ کے داخل ہو جاؤ﴾ الزمر (73)۔

جنت میں داخلہ اور فرشتوں کی طرف سے سلام کے مستحق تو وہ اپنی پاکبازی کی وجہ سے ٹھرے، اور زانی تو انجسٹ المخلوق ہیں وہ سب سے گندے ہیں جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے جہنم تیار کر رکھی ہے جو کہ دارانجیث ہے اور اس میں داخل ہونے والے بھی نجیث ہی ہیں۔

تو جب روز قیامت طیب اور نجیث کی تمیز ہوگی اور نجیث کو ایک دوسرے پر رکھ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا تو جہنم میں کوئی بھی پاکباز شخص داخل نہیں ہوگا اور اسی طرح جنت میں بھی کوئی نجیث اور گندہ شخص داخل نہیں ہو سکتا۔

اور زنا کے موجبات میں وحشت بھی شامل ہے جسے اللہ تعالیٰ زانی کے دل میں ڈال دے گا جس طرح کہ اس کے چہرہ پر بھی وحشت طاری ہوگی اسی طرح دل میں بھی وحشت ہوگی۔

عفت و عصمت اختیار کرنے والے شخص کے چہرے پر مسکراہٹ اور نور ہوگا اور وہ ہشاش بشاش رہے گا اور اس کے دل میں انس و محبت رچی ہوئی ہوگی جو بھی اس کے پاس بیٹھے گا وہ اس سے مانوس ہوگا۔

لیکن زانی کے چہرے پر وحشت اور سیاہی چھائی ہوگی اس کے پاس جو بھی بیٹھتا ہے وہ اسے بھی وحشت ہوتی ہے۔

زنا کا نتیجہ یہ بھی ہے کہ: زانی اور اس کے دوست و احباب کی سینوں سے بیٹ جاتی رہتی ہے، اور وہ ان کے دلوں اور آنکھوں میں ایک حقیر سی چیز بن جاتا ہے بلکہ یہ بیٹ تو بالکل ہی چھن جاتی ہے۔

لیکن اس کے مقابلہ میں عفت و عصمت اختیار کرنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ بیٹ اور مٹھاس سے نوازتا ہے۔

زنا کے موجبات میں سے یہ بھی ہے: لوگ اسے خیانت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور اس کی حرمت پر کوئی بھروسہ نہیں کرتا، اور نہ ہی اس کے بیٹے پر ہی بھروسہ کیا جاتا ہے۔

یہ بھی ہے کہ: اس کے جسم اور منہ سے ایسی گندی بدبو پھوٹتی ہے جسے ہر سلیم العقل اور سلیم القلب محسوس کرتا ہے، اور اگر اس بو میں لوگ شریک نہ ہوں تو یہ بو والے کی نشاندہی کر دے اور اسے پکارے، لیکن جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے:

ہر ایک کو وہی لاحق ہے جو مجھے ہے لیکن غمیرت کی بنا پر وہ ایک دوسرے کو ملامت کرتے رہتے ہیں۔

زنا کے موجبات میں سے یہ بھی ہے:

اس سے سینہ میں تنگی پیدا ہوتی ہے اس لیے زانی کے ساتھ ان کے قہد اور ارادہ کے برعکس معاملہ کیا جائے گا، لہذا جو بھی اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کے ساتھ لذت اور عیش و عشرت حاصل کرے گا اسے اس کے مخالف چیز کے ساتھ سزا دی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا تو صرف اس کی اطاعت و فرمانبرداری کر کے کی حاصل کی جاسکتی ہے، اور اللہ تعالیٰ اپنی معصیت کو کبھی بھی خیر و بھلائی کا سبب نہیں بناتا۔

اگر فاجر شخص کو یہ علم ہو جائے کہ عفت و عصمت میں کتنی لذت اور سرور خوشی اور شرح صدر اور زندگی میں عیش و آسانی ہے تو وہ یہ دیکھے کہ اس نے جو لذت زنا سے اٹھائی ہے وہ اس لذت اور سرور سے جو فحوت ہو چکی ہے کس قدر کم ہے اس نے اس تھوڑی سی لذت کے بدلے میں آخرت کا نفع اور کامیابی اور اللہ تعالیٰ کا اجر و ثواب اور اس کی عزت و تکریم کو چھوڑ رکھا ہے۔

اس کے موجبات میں یہ بھی ہے :

جنت میں وہ حوروں کے ساتھ نفع حاصل کرنے سے محروم ہوگا، اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ریشمی لباس پہننے والے کو بطور سزا آخرت میں جنت کے اندر ریشمی لباس سے محروم کر دیا اور شراب نوشی کرنے والے کو جنت میں ملنے والی لذیذ شراب سے محروم کر دیا تو اسی طرح جس نے دنیا میں غلط قسم کی فحش اور حرام تصاویر دیکھیں بلکہ جو بھی دنیا میں اس نے حاصل کیا اور حلال میں جس قدر توسع اختیار کیا روز قیامت اسی قدر اس کا حصہ تنگ ہوگا۔

اور اگر اس نے کوئی حرام کام کیا اس کے بدلے میں اسی طرح کی چیز روز قیامت اس سے چھین لی جائے گی وہ اسے حاصل نہیں کر سکے گا۔

اور زنا کے موجبات میں سے یہ بھی ہے کہ :

بلاشبہ زنا قطع رحمی اور والدین کی نافرمانی اور حرام کمانی اور مخلوق پر ظلم و ستم، اور مال و دولت اور اہل و عیال کے ضیاع کی جرات پیدا کرتا ہے اور بعض اوقات اس کی بنا پر ناحق قتل بھی کر دیا جاتا ہے، اور بعض اوقات اس کے لیے جادو اور شرک جیسی مہلک چیزوں سے معاونت لی جاتی ہے۔

زانی کو علم ہو یا نہ زنا اس وقت تک مکمل ہی نہیں ہوتا جب تک اس کے ساتھ اور اس سے قبل کچھ دوسرے گناہ اور معصیت کا ارتکاب نہ کیا جائے، اور اس کے بعد کئی قسم کے گناہ اور معصیت پیدا ہوتے ہیں یہ جرم ارتکاب سے پہلے اور بعد میں معصیت کے لشکروں میں گہرا ہوا ہے۔

یہ ایک ایسا جرم ہے جو دنیا و آخرت میں سب سے زیادہ شرور برائی کھینچنے والا اور دنیا و آخرت کی خیر و بھلائی کو سب سے زیادہ روکنے والا ہے، جب کسی بندے کے ساتھ چمٹ جائے تو وہ اس کے ہتھکنڈوں میں پھنس جاتا ہے

ناصح لوگوں کے لیے اس سے بچاؤ بہت دشوار ہے، اور اطباء اس کے علاج سے عاجز آچکے ہیں، اس میں قید شخص کا فدیہ بھی نہیں دیا جاسکتا، اور اس سے قتل شدہ کو دباننا مشکل ہے، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں نعمتوں کو زائل فرمادیتے ہیں۔

جب کوئی بندہ اس میں مبتلا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو اوداع کہہ دیا جاتا ہے، یہ بہت زیادہ سریع الانتقال ہے اور وشیک الزوال ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّبُلَ فَتَفْسَدُوا دِينَكُمْ وَالَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّبُلَ فَتَفْسَدُوا دِينَكُمْ وَالَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّبُلَ فَتَفْسَدُوا دِينَكُمْ﴾

اور دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿وَأُولَئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ النَّاسُ وَالْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ﴾

یہ اس راستے میں چلنے والے کے لیے بعض ضرر اور نقصانات ہیں۔ دیکھیں روضۃ المحبین ص (360-363)۔

میرے بھائی ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ آپ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ کیا کتاب "الجواب الکافی لمن سال عن الداء الثانی" کا مطالعہ کریں۔

اور آخر میں ہم اللہ تعالیٰ سے آپ کے لیے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کو دینی اور دنیاوی عافیت سے نوازے اور آپ اپنے رب سے ملاقات سے قبل اپنے آپ کا محاسبہ کریں اور اس کا تدارک کریں، اور اللہ تعالیٰ ہی سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کرنے والا ہے۔

واللہ اعلم۔